REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۶ شوال ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۱۱/۴۶ | ۷ ہجرت ۱۳۳۶ ہش | ۷ مئی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

درد نقرس کی شکایت ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

ربوہ ۶ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سے بائیں پاؤں اور دائیں بازو میں نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

اردن میں سرکاری وکیل اور بعض دوسرے اہم اشخاص کی گرفتاریاں

سرکاری افسروں کو وزیر اعظم کا انتباہ۔ عمان کے سکولوں کو تا اطلاع ثانی بند رکھنے کا حکم

عمان ۶ مئی۔ پولیس نے اردن کے سرکاری وکیل مسٹر عدنان باقری اور بعض دوسرے اہم افراد کو بیت المقدس میں گرفتار کر لیا ہے۔ بہت سے سرکاری افسر عید الفطر کے بعد سے اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر نہیں ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم جناب ابراہیم ہاشم نے ایسے تمام افسروں کو خبردار کیا ہے۔ کہ اگر وہ ۷ مئی تک اپنے کام پر حاضر نہ ہوئے تو انہیں برطرف کر دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں کابینہ کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ اگر کسی سرکاری افسر کا کسی سیاسی پارٹی سے تعلق ثابت ہو۔ تو اسے فوراً ملازمت سے فارغ کر دیا جائے۔ ایک اور حکم کے ذریعہ عمان کے سکولوں کو تا اطلاع ثانی بند رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ یہ سکول عید الفطر کی تعطیلات کے بعد گزشتہ اتوار کو کھلنے والے تھے۔ خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ حکم اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ طلبہ احتجاجی مظاہروں میں شریک نہ ہو سکیں۔ سلیمان نبلوسی کی کابینہ کے مستعفی ہونے پر اور اس کے بعد جو مظاہرے ہوئے تھے۔ ان میں عمان کے طلبا نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اسی لئے طلبہ کی تنظیم عرب سٹوڈنٹس کانگریس کو بھی توڑ دیا گیا ہے۔ دریں اثنا دو فوجی عدالتوں نے ان لوگوں کے مقدمات کی سماعت شروع کر دی ہے جنہیں مارشل لاء کے نفاذ کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔

امریکی ریاست میں زبردست سیلاب سے نو ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے

دو ہزار مکانات تباہ ہو گئے سرکاری املاک کو پچاس لاکھ ڈالر کا نقصان

ڈلاس ٹیکساس ۶ مئی۔ امریکی ریاست ٹیکساس گزشتہ سترہ روز سے زبردست سیلاب کی لپیٹ میں ہے۔ اب تک نو ہزار اشخاص بے خانماں ہو چکے ہیں۔ اور دو ہزار مکانات تباہ ہوئے ہیں۔ یہ سیلاب بدستور بڑھ رہا ہے۔

ابھی سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا سرکاری طور پر مجموعی اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ لیکن غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق فصلوں اور مویشیوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ خیال ہے کہ صرف سرکاری املاک کو پچاس لاکھ ڈالر کا نقصان پہنچا ہے ــــ صدر آئزن ہاور نے ریاست میں سڑکوں اور سرکاری عمارتوں وغیرہ کی مرمت کے لئے دس لاکھ ڈالر کی رقم منظور کی ہے۔

سب سے زیادہ نقصان شمالی ٹیکساس میں پہنچا ہے ...

سعودی عرب سے مصری اتاشی کا اخراج

بیروت ۶ مئی۔ سعودی عرب میں مصر کی طرف سے دہشت زدگی کی سازش کے انکشاف کے بعد شاہ سعود نے اپنے دارالحکومت ریاض سے مصری اتاشی علی خشابہ کے اخراج کا حکم دیا ہے۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ مصر کے صدر کرنل ناصر اب شاہ سعود سے دوبارہ بہتر تعلقات استوار کرنے کی سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ شام کے صدر قوتلی کی وساطت سے شاہ سعود کو یہ یقین دلا رہے ہیں کہ انہیں کرنل علی خشابہ کی سرگرمیوں سے سخت صدمہ پہنچا ہے ؛

شملہ میں سکرٹریٹ کی پانچ منزلہ عمارت جل کر راکھ ہو گئی

نئی دہلی ۶ مئی۔ کل صبح شملہ میں ہماچل پردیش کے سکرٹریٹ کی پانچ منزلہ عمارت ایک ہولناک آتشزدگی میں راکھ کا ڈھیر بن گئی۔ عمارت کے ساتھ سکرٹریٹ کا تمام ریکارڈ بھی جل گیا۔ اور کاغذ کا ایک پرزہ بھی بچایا نہیں جا سکا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ واردات اتفاقی نہیں ... [illegible]

اینگلو ورنیکلر فائنل کے امتحان

دو احمدی بچیوں کی نمایاں کامیابی

اینگلو ورنیکلر فائنل امتحان کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ منصورہ جبین بنت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نصرت گرلز سکول ربوہ میں ۵۹۹ نمبر حاصل کر کے اول آئی ہیں۔ اور امۃ الرشید بنت حکیم فضل الٰہی صاحب ۵۶۶ نمبر حاصل کر کے سیکنڈ آئی ہیں۔ امید ہے دونوں بچیاں وظائف حاصل کریں گی ؛

اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو ان کی یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

برطانوی اور امریکی فوجی اتاشیوں کی گرفتاری

لندن ۶ مئی۔ چیکوسلواکیہ کی پولیس نے پراگ میں برطانوی اور امریکی سفارت خانوں کے فوجی اتاشیوں کو اس الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ کہ وہ ایک اہم فوجی علاقے کے قریب گھوم رہے تھے۔ جہاں کسی شخص کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ چیکوسلواکیہ کی حکومت نے اس سلسلہ میں امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں کو الگ الگ احتجاجی مراسلے بھی بھیجے ہیں۔ لندن میں برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ حکومت پراگ میں برطانوی سفیر کی رپورٹ کا مطالعہ کر رہی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کی حکومت نے بڑی غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ مئی ۱۹۵۷ء

نور اور ظلمت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی بعض طبیعتوں میں "خودی" اور "خودسری" کے بیج پائے جاتے تھے۔ جو حضور اقدس کی ذات کی وجہ سے دبے دبے رہے۔ لیکن پھر بھی بعض واقعات ایسے ہو جاتے تھے۔ جن سے ان کے آثار نمایاں ہوتے رہتے تھے۔ ہمیں یہاں ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے یہ لوگ ضرور گھبرا گئے۔ اور ایک لمحہ کے لئے ان میں انہیں اپنی بے بسی کا احساس متمثل ہو کر نظر آیا۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ حضور اقدس کے جنازہ سے بھی انہیں پہلے یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ کوئی مقتدر ہستی ہو۔ جو جماعت کے شیرازہ کو باہم پیوست رکھنے کی اہلیت رکھتی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ارتجالی صورت حال اللہ تعالیٰ کی مشیت سے پیدا ہوئی تھی۔ اس نے اپنی وہ باتیں پوری کرنی تھیں۔ جن کا وعدہ اس نے اپنے مامور سے کیا ہوا تھا۔ اور جن کا اشارہ ہی نہیں بلکہ وضاحت حضور اقدس علیہ السلام نے "الوصیت" میں کر دی تھی۔

اس فیصلہ کن عظیم لمحہ میں ان لوگوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کو بقول خود الوصیت کے مقتضیات کے مطابق خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ ایک اعجاز تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی باتوں کو پورا کرنے کے لئے خود انہی لوگوں کے ذریعہ دکھایا جو فطری اباء و استکبار کی وجہ سے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات سے انحراف کے مرتکب ہونے والے تھے۔ گویا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے فرمایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے ان کو باندھ کر بیعت کرا دی"

یہ ایک اعجازی لمحہ تھا جو وقت کی رفتار کے ساتھ گزر جانا لازمی تھا۔ اس لمحہ میں اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک ایسی خود فراموشی طاری کر دی تھی۔ کہ ان کا فطری تقاضہ بالکل محو ہو گیا تھا۔ اور انکی خودی اور خودسری صفر کے درجہ تک جا پہنچی تھی لیکن جونہی یہ اعجازی لمحہ گزر گیا اور اسکا اثر زائل ہوا خودی اور خودسری کے جذبات پھر ویسے کے ویسے ہی ابھر آئے اور وہ محسوس کرنے لگے کہ گویا انہوں نے ایک بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کر ڈالا ہے۔

چند ہی روز کے بعد الوصیت کا اعجازی انکشاف ان کی نظروں میں دھندلا ہونے لگا۔ وہ محسوس کرنے لگے کہ انہوں نے خود ہی اپنے ہاتھ کاٹ کر دیئے ہیں اور اپنے اوپر ایک ایسی اتھارٹی کو خود ہی مسلط کر لیا ہے۔ جو ان کی من مانی کارروائیوں میں حائل ہونے والی ہے۔ مگر اب کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار چکے تھے۔ اپنے کئے سے اب کس طرح منکر ہو سکتے تھے۔ اس طرح وہ ایک عجیب کشمکش میں گرفتار ہو گئے۔ وہ اپنے ہاتھ سے خلافت کی بنیاد رکھ چکے تھے۔ اب اس کو اکھاڑیں۔ تو کس طرح اکھاڑیں۔ الغرض ان کا حال

نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن

کا سا ہو گیا۔ پورے چھ سال یہ عذاب اپنی پوری شدتوں کے ساتھ ان پر مسلط رہا مگر فطری تقاضا نچلا کہاں بیٹھنے دیتا تھا۔ ہنگامے ہوئے الوصیت کی عبارتوں کی توڑ کی تشریحیں ہوئیں۔ الزام تراشیاں۔ بہتان طرازیاں اور اس ذات سے خلافت جس کو خود خلیفہ مان چکے تھے کبھی مالی خورد برد کبھی خود پسندی اور کبھی جبر و اکراہ کے الزام لگائے گئے۔ ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ معافیاں مانگی گئیں دوبارہ سہ بارہ بیعتیں ہوئیں *

اس کے باوجود اباء و استکبار ناکام ہونے اور خلافت کا قصر استوار اور محکم ہوتا چلا گیا مگر ادھر اباء و استکبار کا مرض بھی ایسا کچا نہیں جو شفایاب ہو سکے یہ آکاش بیل کی طرح چمٹا سو چمٹا۔ چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ بیمار ہوئے تو اس بیل میں پھر نمو و تازگی آ گئی۔ اب انہوں نے سوچا کہ جو غلطی ایک بار کر چکے ہیں دوبارہ نہیں کریں گے۔ ادھر اللہ تعالیٰ ان سے جو کام لینا چاہتا تھا اس نے لے لیا تھا۔ اب ان کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ بلکہ ضرور تھا کہ اس زہریلی بیل سے احمدیت کے شجر طیبہ کو ہمیشہ کے لئے نجات دے دی جائے۔ اور اس سے اس کی جڑ ہی کاٹ دی جائے۔

ظاہر ہے کہ ایسی کانٹ چھانٹ میں کچھ اچھی شاخوں کو بھی خیر باد کہنا پڑتا ہے۔ ورنہ پوری صفائی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ جب حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات ہوئی۔ تو یہ سانپ پھر پھونکار کر اٹھا۔ اور جماعت کی جھولی میں گرنے کی کوشش ہی میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایک ایسا ہاتھ دکھایا کہ سانپ لہرا کر ایک دم پرے جا کر گرا۔ اور جماعت محفوظ ہو گئی۔

پہلے تو ان کو یہی وہم تھا کہ جماعت کا سواد اعظم ہمارے ہی ساتھ ہے۔ محمود کی بیعت کرنے والے اس کا بیسواں حصہ بھی نہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ حقیقت منکشف ہونے لگی۔ تو گھبراہٹ پیدا ہوئی اتنے بڑے اقدام کے لئے اتنے ہی بڑے بہانے کی ضرورت تھی۔ اختلاف عقائد کا باب کھول دیا۔ اور بزعم خود وہ پہلو اختیار کیا۔ جس سے غیر احمدی مسلمانوں میں اپنا رسوخ بڑھ جاتے۔ اگر نیت صاف ہوتی تو اختلاف عقائد کا صیغہ کھولنے کی ضرورت نہ تھی۔ اسلام کی خدمت اس کے بغیر بھی ہو سکتی تھی۔ مگر نیت تو اپنی بڑائی قائم کرنے کی تھی۔ اس لئے نئے اڈے کی بنیاد "محمود دشمنی" پر استوار کی گئی۔ وہ دن ہے اور آج کا دن ۴۲، ۴۳ سال ہونے کو آئے۔ مگر جس طرح ایک طرف خلافت ثانیہ مضبوط و مستحکم ہوتی چلی گئی ہے اسی طرح دوسری طرف محمود دشمنی نئے نئے پینترے بدلتی چلی گئی ہے۔ ایک طرف روشنی ہی روشنی اور دوسری طرف اندھیرا ہی اندھیرا بڑھتا چلا گیا ہے۔

ایک ذرا سا نکتہ ہے اگر یہ سمجھ میں آ جائے تو تمام معاملہ خود بخود حل ہو جاتا ہے، تمام الٰہی جماعتیں مثبت پہلو غالب رکھتی ہیں۔ اور ان کے مخالفین منفی سرگرمیوں میں زیادہ مصروف رہتے ہیں۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کے بندے ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کو جھٹلانے والے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور وہ مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور خرچ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندے ایک ہی رنگ میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور مخالفین زمانے کے ساتھ ساتھ نئے نئے روپ بدلتے ہیں۔ کبھی دائیں سے کبھی بائیں سے کبھی آگے سے اور کبھی پیچھے سے حملے کرتے ہیں۔ مگر ہر بار پسپا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس طرح حق کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

جہاں تک اختلاف عقائد کا تعلق ہے یہ محض ایک ڈھونگ ہے۔ ایک جھوٹ ہے ایک فریب ہے۔ نبوت کو ہی لے لیجئے۔ اگر یہ صاف صاف کہا جاتا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شک امتی نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ پھر اس نبوت کی جو چاہے تشریح کرتے کوئی بات نہیں تھی۔ مگر انہوں نے یہ سیدھا سادھا موقف اختیار نہ کیا۔ بلکہ مخالفین احمدیت کو چڑانے اور احمدیت کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے یہ کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو کسی نبوت کا کوئی دعوےٰ کیا ہی نہیں۔ یہ محمود ایدہ اللہ کی اختراع ہے۔ اور یہ باور کرانا چاہا کہ نعوذ باللہ محمود ایسی اجرائے نبوت کا قائل ہے۔ جو ختم نبوت کی مہر کو توڑتی ہے۔ اور یہ کہ اس نے اپنا نیا کلمہ ایجاد کر لیا ہے وغیرہ۔ انہوں نے یہ تو نہ کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر کہا ہے مگر اس کے یہ معنے کئے ہیں۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ محمود ایدہ اللہ نے نعوذ باللہ تمام اہل قبلہ کی تکفیر کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے خود ساختہ مسائل میں غلو کا ایسا پہلو اختیار کیا۔ جس سے غیر احمدیوں کو احمدیت کے خلاف زیادہ سے زیادہ اشتعال دلایا جا سکتا تھا۔ یہ کس لئے؟ صرف اپنی نمبرداری قائم رکھنے کے لئے

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

منکرین خلافت کے اکابرین اور پیغام صلح پر چیمہ صاحب کے سنگین الزامات

"دجل" "فریب کاری" اور دھاندلی سے کام لیا گیا اور "پیغام صلح" جھوٹ کی اشاعت کا ذریعہ بن گیا (چیمہ صاحب)

از مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ گجرات

ہم نے اپنے پہلے مضمون مطبوعہ الفضل ۸ دسمبر ۱۹۵۶ء صٓ میں لکھا تھا کہ "چیمہ صاحب اپنے اس مضمون میں اور پھر ۲۰ نومبر والے مضمون میں بار بار یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں ہچکچاتے۔ کہ خلافت ثانیہ سازش کا نتیجہ ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ چیمہ صاحب کا یہ مخصوص انداز کلام ہے۔ کہ اپنے کامیاب مخالف پر "سازش" کا لیبل لگایا کرتے ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ ۵۳-۱۹۵۲ء میں جب ان کی لاہوری جماعت میں پھوٹ پڑی۔ اور میاں محمد صاحب آف لائل پور اور مولوی صدر دین صاحب کے درمیان اختلافات شدید صورت اختیار کر گئے اور مقدمہ بازی تک نوبت پہنچی۔ تو اس اختلاف میں چیمہ صاحب مولوی صدر دین صاحب کے خلاف تھے۔ چیمہ صاحب نے ان دنوں کئی ٹریکٹ مولوی صدر دین صاحب اور ان کی پارٹی کے خلاف شائع کئے۔ ہمیں ان کے مطالعہ کا شرف حاصل ہے۔ ان ٹریکٹوں کا انداز تحریر بعینہٖ یہی تھا۔ جو چیمہ صاحب کے زیر جواب مضمون کا ہے۔ ان مضامین میں چیمہ صاحب نے اپنے موجودہ امیر مولوی صدر دین صاحب اور ان کے حامی مولوی محمد یعقوب خاں صاحب پر "دجالی فریبوں" اور "دجالی سازشوں" کے ساتھ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی امارت اور دفاتر پر قبضہ کرنے کا الزام لگایا تھا۔ پیغام صلح نے چیمہ صاحب کی اس طرز تحریر کا باقاعدہ نوٹس لیا تھا اور انہیں توجہ دلائی تھی۔ کہ آپ اپنے اکابر کو "دجال" وغیرہ القاب دیکر کوئی دینی خدمت نہیں کر رہے۔ پس اگر چیمہ صاحب خود اپنے موجودہ امیر اور ان کے ساتھیوں پر دجل و فریب اور سازش کا الزام لگانے میں باک محسوس نہیں کرتے۔ تو اگر وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نسبت بھی یہی طرز کلام اختیار کریں۔ تو ہمیں ان سے کیا گلہ ہو سکتا ہے؟

چیمہ صاحب نے ہمارے پیش کردہ ان واقعات کا اپنے ٹریکٹ میں کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ کامل خاموشی میں عافیت سمجھی ہے۔ لیکن ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ چیمہ صاحب کی "طرز نگارش" کو آشکار کرنے کے لئے چیمہ صاحب کی تحریرات کے یہ "جواہر پارے" بھی قارئین کرام کی خدمت میں پیش کریں بالخصوص "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" کے امیر صدر اور دیگر عہدیداران کی خدمت میں یہ "تحفہ" پیش کرنا اسلئے بھی ضروری ہے کہ چیمہ صاحب کے زیر جواب ٹریکٹ کی ناشر "احمدیہ انجمن اسلام لاہور" ہے نیز ان کے مضامین کی اشاعت "پیغام صلح" میں بھی ہوتی رہی ہے۔ جس کی نسبت چیمہ صاحب کا ارشاد ہے:۔

"افسوس کہ پیغام صلح جو ہماری قوم کی طرف سے حق و صداقت کا ایک منادی تھا۔ جھوٹ کی اشاعت کا ذریعہ بن گیا ہے"

(چیمہ صاحب کا ٹریکٹ بعنوان "محمد یعقوب خانصاحب کے خیالات پر ایک نظر" — ۲۵ فروری ۱۹۵۴ء صٓ سطر ۴)

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مولوی محمد یعقوب خاں صاحب کے مضامین شائع کرنے کی بناء پر "پیغام صلح" "جھوٹ کی اشاعت کا ذریعہ بنا تھا یا نہیں۔ لیکن یہ بات ہم کامل وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ چیمہ صاحب کے زیر نظر مضامین کی اشاعت نے یقیناً پیغام صلح کو "جھوٹ کی اشاعت کا ذریعہ" بنا دیا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے مندرجہ ذیل تین ٹریکٹ ہیں:۔

(۱) "مولانا محمد یعقوب خانصاحب کے خیالات پر ایک نظر"

"از قلم الحاج حافظ چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ ایڈووکیٹ گجرات"

یہ آٹھ صفحہ کا مطبوعہ ٹریکٹ ہے جس کے آخر میں تاریخ تحریر ۲۵ فروری ۱۹۵۴ء درج ہے۔

(۲) "حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ایک نئی نام نہاد مجلس معتمدین کا ظہور" "از الحاج حافظ محمد حسن صاحب چیمہ ایڈووکیٹ گجرات"

یہ بھی آٹھ صفحات کا مطبوعہ ٹریکٹ ہے۔ جس کے نیچے تاریخ اشاعت درج نہیں۔ لیکن اس کے صفحہ ۳ سے ظاہر ہے کہ یہ مضمون ۱۷ مارچ ۱۹۵۴ء کے بعد لکھا گیا ہے۔

(۳) سائیکلو سٹائل ایک ورق کا ہینڈ بل بعنوان "مجلس مشاورت میں شمولیت کی دعوت" جس کے نیچے "الداعی (حافظ) محمد حسن چیمہ لکھا ہوا ہے۔

یہ دعوت نامہ اس مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ جو ۴/۵ ۱۲ کو ۲۳ مال روڈ زسگند اس بلڈنگ نزد جنرل پوسٹ آفس لاہور بالمقابل ہائیکورٹ میں بوقت ۹ بجے صبح منعقد ہونے والی تھی۔ ان تینوں ٹریکٹوں کے اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

امیر قوم حضرت مولانا صدر دین صاحب کی نسبت

(۱) "محولہ تحت کمیٹی کے ارکان نے امیر قوم حضرت مولانا صدر دین صاحب کو امارت کا نااہل قرار دے دیا۔ اور عملاً انہیں معزول قرار دے دیا"

(مولانا محمد یعقوب خانصاحب کے خیالات پر ایک نظر صٓ)

(۲) "کیا خانصاحب (مولانا محمد یعقوب خانصاحب خادم) ہمیں بتائیں گے کہ جو شخص ۲۶ دسمبر ۱۹۵۳ء کے گیارہ بجے دن تک امارت کے لئے نااہل تھا۔ وہ رات کے دو بجے کے معاً بعد کس طرح اس کا اہل ہو گیا"

(ایضاً صٓ)

(۳) "میں مولانا (صدر دین صاحب۔ خادم) کی خدمت میں بھی یہ عرض کروں گا کہ وہ جماعت کے اندرونی مفاسد میں ایک فریق کی حیثیت سے چند طالع آزماؤں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی نہ بنیں۔ وہ کیوں ایک فریق کے امیر بننے پر قناعت کر رہے ہیں۔ وہ ساری جماعت کے امام بننے کی آرزو کیوں نہیں رکھتے"؟

(ایضاً صٓ)

(۴) "ہماری جماعت کے اندر کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے۔ جن کے دل اس مرد مومن (مولوی محمد علی صاحب ایم اے مرحوم۔ خادم) کے خلاف آتش حسد سے جلنے لگے۔ . . .

. . . یہ لوگ اس وقت تک کہ وہ بیمار نہ ہوئے ان کے کارناموں کو داغدار نہ کر سکے۔ اور نہ ہی اشاعت اسلام کی تحریک کو نقصان پہنچا سکے۔ مگر جونہی کہ وہ بستر علالت پر پڑے ان لوگوں نے سر نکالنا شروع کیا۔ اور ان کے سینوں سے کینوں کے دریا بہنے لگے۔ بیماری کی حالت میں جب کہ رفاقت اور رحم کو تقاضا یہ تھا کہ بیمار کو تسکین دی جاتی۔ ان لوگوں نے

ملائک پر بھی لازم سجدۂ شکرانہ آتا ہے

کہیں اس بزمِ ہستی میں کوئی شمع فروزاں ہے
کہ جس پر جاں فدا کرنے کو ہر پروانہ آتا ہے

تجھے خالق نے پہنائی ہے خود چادر خلافت کی
ملائک پر بھی لازم سجدۂ شکرانہ آتا ہے

مئے گلگوں پلائی ہے کچھ ایسی تو نے رندوں کو
جو آتا ہے تری محفل سے وہ مستانہ آتا ہے

عجب تاثیر ہے تیری مئے گلرنگ میں ساقی
صراحی جھومتی ہے وجد میں پیمانہ آتا ہے

ترے کلماتِ طیبّہ دل ہیں جو منہ سے نکلتے ہیں
ترے در سے بہ گل داماں ہر اک فرزانہ آتا ہے

ترا طالب ترا صادق ترا مخلص ترا سرور
ترے کوچے میں مثلِ قیس بے تابانہ آتا ہے

محمد سرور بی اے بی ٹی

انہیں چرکے لگانے شروع کئے حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ ان کی وفات کے بعد جماعت بے قیادت رہ گئی اور ان کے مخالف ریشہ دوانیوں میں زیادہ سرگرم ہو گئے۔ (ایضاً صہ)

(۵) "وہ (مولوی محمد علی صاحب) اپنے آخری ایام میں جماعت کے بعض افراد کے ہاتھوں بہت ستائے گئے۔ یہ لوگ ان کو ایک مدت سے اذیت پہنچا رہے تھے مگر ان کی زندگی کے آخری حصہ میں ان کی ایذا رسانی انتہا کو پہنچ گئی۔ حضرت مولانا مجبور ہو گئے کہ وہ اپنے دلِ مجروح کی کیفیت جماعت پر ظاہر کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک خط "میری زندگی کا ایک تاریک ورق" مجلس معتمدین کے لئے لکھا اور اسے میاں نصیر احمد صاحب فاروقی کے حوالے کیا۔ کہ وہ اسے مجلس معتمدین میں پیش کر دیں۔ میاں نصیر احمد صاحب بعض حالات سے مجبور ہو کر اس حق امانت کو ادا نہ کر سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حضرت مولانا کو رنج و غم میں مبتلا کرنے والے اپنی اصلی شکل میں جماعت کے سامنے نہ آ سکے۔ اور ان کے اعمال پر پردہ پڑا رہا۔ اور اب وہی کشتیٔ جماعت کے ملاح بننا چاہتے ہیں"۔

مولانا مرحوم کو رنج پہنچانے والے

حضرت مولانا مرحوم نے اپنی آخری وصیت میں دو اشخاص کا خاص طور پر نام لیا ہے۔ جو انہیں کافی عرصہ سے چرکے لگاتے رہے۔ اور جن کی وجہ سے ان کی بیماری میں اضافہ ہوتا رہا۔ نمبر اول مولوی صدر دین صاحب کا ہے۔ اور نمبر دوم ڈاکٹر غلام محمد صاحب کا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ذکر ہے کہ کچھ عرصہ سے مصری صاحب بھی ان دونوں کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی خوش قسمتی ہے کہ انہوں نے بے لگی لپٹی بغیر واشگاف الفاظ میں اپنے گناہ کا علی الاعلان اعتراف کیا ہے اور اللہ تعالےٰ سے استغفار کر کے دوبارہ توبہ کی ہے۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ذات جو غفور الرحیم ہے شیخ صاحب کو عفو عام کی خلعت بخشے گی۔ اور حضرت امیر مرحوم کی روح بھی ان کے لئے لطف واکرام سے پگھلے گی۔ اور ان کی معافی کے لئے شفاعت کرے گی"

(حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ایک نئی نام نہاد مجلس معتمدین کا ظہور صہ)

(۶) ہماری مشکلات

"ہم اس شخص کو گدی[1] پر نہیں دیکھ سکتے جو ایک مدت سے اس گدی[1] کو گرانے میں لگا رہا۔ ہماری غیرت کا تقاضا ہے کہ اس عظیم الشان قائد (مولوی محمد علی صاحب خادم) کی قلبی کیفیت کا احترام کریں۔ جو اس دور میں اسلام کا سب سے بڑا خدمت گذار تھا۔ جس نے صاف لفظوں میں وصیت میں لکھدیا کہ اس کے جنازہ کی نماز مولوی صدر دین صاحب نہ پڑھائیں۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب جو اپنے دل و دماغ کی تمام قوتیں حضرت امیر کے خلاف پراپیگنڈا کرنے میں صرف کرتے رہے۔ آج جماعت کے نائب صدر[2] ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت امیر کی روح کو تڑپانے کے لئے ہے اور یہ ان کی اسلامی خدمات کا عجیب طرز کا اعتراف ہے۔ ڈاکٹر وزیر محمد صاحب دوسرے نائب صدر ہیں۔ ان کے خیالات حضرت امیر مرحوم کے متعلق اچھے نہیں تھے۔ چنانچہ حال ہی میں ان کی اندرونی کدورت خود ان کی اپنی قلم سے قرطاس بیاض پر ثبت ہو چکی ہے۔ ان کی گالیوں سے بھرا ہوا اور حضرت امیر مرحوم کی توہین اور تذلیل کا ایک تازہ شاہکار مکتوب ہمارے قبضہ میں ہے۔ ...... اب ہم ان لوگوں کو ان مناصب پر کیسے ٹھنڈا کر گوارا کر سکتے ہیں؟

یہ ہماری مشکلات ہیں جسے ہم دن رات سوچتے رہتے ہیں۔ کوئی بزرگ اس وقت ہماری رہنمائی کرے۔ ہم اس کے بہت ممنون ہوں گے"۔ (ایضاً صہ)

(۷) "امارت کے عہدہ پر حضرت امیر مرحوم کی دلشکنی کرنے والا بزرگ ہمیں کسی صورت بھی منظور نہیں۔ اور اس بزرگ کی خاطر جماعت کو ابتلاء میں ڈالنا اور تفرقہ اندازی کو ہوا دینا مناسب نہیں اگر فی الواقعہ مولانا صدر دین صاحب کو کسی منصب کی خواہش نہیں۔ جس کا وہ متعدد بار اظہار کر چکے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ جماعت کے استحکام کی خاطر قربانی کریں اور خود اس عہدہ سے مستعفی ہو کر جماعت کی خدمت پر کمربستہ ہو جائیں۔ (ایضاً صہ)

(۸) "وہ یاد رکھیں۔ کہ ہمارے دلوں میں امیر مرحوم کے لئے غیرت موجود ہے ہم علم جہاد بلند کریں گے اور جماعت احمدیہ کے نظام کی تطہیر اپنا فرض اولین خیال کریں گے (ایضاً صہ)

(۹) "دین میں مداہنت جائز نہیں۔ جہاں اصول باہم ٹکرانے لگیں۔ وہاں مصالحت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ حق و باطل ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ صداقت بیباق[3] ہوتی ہے۔ اور باطل کو پیس ڈالنے کے لئے ہر وقت مستعد ہوتی ہے"

(مجلس شاورت میں شمولیت کی دعوت)

(۱۰) "اگر فی الواقعہ موجودہ جابرانہ اقدام کرنے والا گروہ (مولوی صدر دین صاحب اور ان کے ساتھی۔ خادم) ہی مظلوم ہے۔ اور حضرت امیر مرحوم جابر تھے۔ اور یہ لوگ ان کے تشدد کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ اور فی الواقعہ یہ ملائکہ کا ایک طائفہ ہے یا اولیاء اللہ کا ایک طبقہ۔ تو بھی ہمارے اکابرین کو چاہیئے کہ اکٹھے ہو کر کسی فیصلہ پر پہنچیں۔ ...... اگر جماعت کی اکثریت اور جماعت کے درد مند لوگ اور اس کے زہاد و عباد محسوس کرتے ہیں کہ .... حضرت مسیح موعود سے روحانی مناسبت نہ رکھنے والے لوگ نظم و نسق پر چھا رہے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ مشکل وقت میں اپنی نیندوں کو حرام کر کے ...... اپنے ذرائع اور اپنے وسائل کی تمام قوتیں جماعت کی سالمیت اور استحکام پر صرف کر دیں۔ وما علینا الا البلاغ" ایضاً

(۱۱) "اب حضرت مولانا مرحوم و مغفور کے ان عقیدتمندوں کے لئے ایک زبردست آزمائش درپیش ہے ...... آہ وہ نظام جس کے ماتحت اشاعت اسلام کی تحریک بے پناہ جوش اور بیحد اخلاص سے کر اٹھی تھی۔ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے پاش پاش ہو رہا ہے اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ انہیں اب کیا کرنا چاہیئے؟۔ ان کا دل گداز ہے اور دماغ پریشان"

(حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ایک نئی نام نہاد مجلس معتمدین کا ظہور صہ)

— (باقی) —

[1] اہل پیغام نوٹ کر لیں کہ وہ ہمیشہ خلافت احمدیہ کو "گدی" اور مبایعین کو گدی پرست کا طعنہ دیتے رہے ہیں لیکن اپنی گدی کی طرف کبھی ان کی توجہ نہیں گئی۔ خادم

[2] یہ تو ۱۹۵۱ء کی بات ہے۔ لیکن آج ۱۹۵۷ء میں ڈاکٹر غلام محمد صاحب صدر کے عہدہ پر ترقی پا چکے ہیں۔ اور نائب صدر خود حبیبہ صاحب بنفس نفیس ہیں۔ خادم

[3] نقل مطابق اصل

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر انتظام
رمضان المبارک میں درس القرآن

اس سال بھی حسب دستور لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر انتظام مندرجہ ذیل چھ محلوں میں رمضان المبارک میں درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔ دار الصدر شرقی ۲ میں نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب نے درس دیا۔ دار الرحمت وسطی میں امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ قاضی عبد الرشید صاحب نے درس دیا دار الرحمت شرقی میں محمودہ بیگم صاحبہ نے درس دیا۔

دار الرحمت غربی میں مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب نے درس دیا دار النصر میں رضیہ بیگم صاحبہ اور امۃ الحفیظ صاحبہ باری باری درس دیتی رہیں۔ اور آخری چار سورتوں کا درس مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی نے دیا دار الیمن میں اہلیہ صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب نے درس دیا۔

مسعودہ صاحبہ اور نصیرہ نزہت صاحبہ کا درس مستورات میں بہت پسند کیا گیا اللہ تعالےٰ سب درس دینے والیوں کو جزائے خیر دے۔ آمین

لجنات بیرون میں سے جس جس لجنہ اماء اللہ نے درس القرآن کا انتظام کیا تھا وہ اس سے اطلاع دیں۔

(مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مجلس شوریٰ کی مختصر رُوداد

ملک کے طول و عرض میں جماعت کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مساعی کا جائزہ

تبلیغ اسلام کو وسیع کرنیکے ذرائع پر غور و خوض

از مکرم مولوی نصیر الدین احمد صاحب ایم ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی مقیم نائیجیریا بتوسط وکالت تبشیر (قسط ۲)

اب ہمیں یہاں صرف مسجد ہی تعمیر نہیں کروانی بلکہ ایک مشن ہاؤس بھی تعمیر کرانا ہے۔ یہ مقام اس لحاظ سے بھی اہم ہے۔ کہ یہ western Region کا دارالخلافہ ہے۔ اور اس Region کے تمام دفاتر اسی شہر میں ہیں۔ اس علاقہ میں ہمارے سکول سب سے زیادہ ہیں۔ ان سکولوں کی نگرانی اور ایجوکیشن آفس سے باقاعدہ تعلق رکھنے کے لئے وہاں ہمیں ایک مستقل آدمی رکھنے کی ضرورت ہے۔

اس مشن کی اہمیت کی تمام مشنوں نے تائید کی۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ اس کے لئے ۔۔ ہم پونڈ کا فنڈ اکٹھا کرنا شروع کر دیا جائے۔ جب باقی مشنوں میں مساجد کی تعمیر کے لئے مرکزی فنڈ سے امداد دینے کا سوال پیدا ہوا۔ تو اکثر مشنوں نے اپنے اپنے مقام پر مسجد کی تعمیر کے لئے امداد کا مطالبہ کیا

اس پر بحث کے بعد فیصلہ ہوا کہ مساجد کی تعمیر کے لئے مرکزی فنڈ سے امداد صرف ان مشنوں کو دی جائے جنہوں نے زمین حاصل کر لی ہے۔ اور تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے ؛

چنانچہ فیصلہ ہوا کہ چار مشن جو اس معیار پر پورے اترتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی مساجد کی عمارتیں کھڑی بھی کر لی ہیں۔ ان کو ان کے حالات کے مطابق مالی امداد دی جائے۔ یہ چار مشن یہ ہیں۔ ode Omu - Iwo - Epe اور Jos بعد ازاں یہ اجلاس نو بجے شب ختم ہوا

اگلے روز نو بجے صبح مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس میں سیکرٹری مال نے گذشتہ سال کی رپورٹ پڑھی۔ اور آمد و خرچ کا حساب پیش کیا۔ اور بعد ازاں اس کے ماتحت آنیوالے امور پر تفصیلی بحث ہوئی۔ اس کے ماتحت جو فیصلے ہوئے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل تین اہم ہیں۔

اول۔ تمام مشن مقررشدہ فارموں پر چندہ دہندگان کے نام اور چندہ کی رقم تفصیلاً درج کر کے بھیجا کریں۔ جو مشن بغیر تفصیل کے (جو چھپے ہوئے فارموں پر درج ہے۔ اور یہ فارم ہر مشن میں بھیجے جا چکے ہیں) چندہ بھیجے گا ہم اس سے چندہ وصول نہیں کریں گے۔ جب تک کہ وہ اس فیصلہ کی تعمیل نہ کرے۔

دوم۔ تمام مشنوں میں ایک خاص فارم تیار کر کے بھیجے جائیں۔ جن میں تمام مشنوں کے سکرٹری اپنے اپنے مشن کے ہر فرد کی ماہوار اور سالانہ آمد درج کر کے مرکز میں بھیجیں۔

سوم۔ آئندہ ہر شخص چندہ عام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق آمد کا سولہواں حصہ دیا کرے۔

نوٹ۔ سکرٹریان مال نے یہ بھی بتایا کہ ہمارے مشن کی آمد کن مدوں کے ماتحت ہے۔ ہم ان کا حساب کس طرح رکھتے ہیں۔ اور ان کے مصارف کیا کیا ہیں۔ نیز یہ کہ ہم مرکز پاکستان میں اس کی تفصیل کن فارموں پر اور کس طریق پر بھیجتے ہیں۔

بعد ازاں "جنرل" کے ماتحت مختلف مقامی امور پیش ہوئے۔ اور ان کے متعلق مشورے کئے گئے۔ نیز نئے عہدوں کے لئے انتخاب کیا گیا۔

لجنہ کے نمائندہ مسز Y.A.S afi نے عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے کام میں مردوں کے تعاون کی اپیل کی ؛

یہ دوسرا اجلاس ۳ بجے بعد دوپہر دعا کے بعد ختم ہوا ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

منکرینِ خلافت کے غلط پروپیگنڈہ کا جواب

— از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس —

منکرین خلافت نہایت دلآزار لہجہ میں جو ثقاہت اور متانت سے بھی گرا ہوا ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت طیبہ کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ وہ جادۂ صواب سے منحرف ہو چکی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصلی تعلیم سے دور جا پڑی ہے۔ چنانچہ ان کا ایک ناکام وکیل لکھتا ہے۔

"مصلحت ایزدی نے اس کی (مسیح موعود کی ناقل) تمام جسمانی اولاد کو اس کی اصلی تعلیمات سے محروم کر دیا۔ اور وہ اس کی اصل روح سے دور جا پڑی"

(پیغام صلح ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لکھتے ہیں

"مرزا محمود حضرت مسیح موعود کے عقائد اور مسلک کو چھوڑ کر ایک غلط راستہ پر جا پڑے ہیں۔" (پیغام صلح ۲۴ اپریل ۱۹۵۶ء)

سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کے متعلق تو سخت سے سخت کلمات استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور ان کی یہ ساری تگ و دو اور کوشش اس غرض کے لئے ہے۔ کہ کوئی شخص آپ کی رفاقت اختیار نہ کرے۔ اور لوگ آپ سے علیحدہ رہیں۔ لیکن منکرین خلافت کی یہ بدقسمتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس مکروہ پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب مندرجہ ذیل کشف میں دے دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشفی حالت میں دیکھا

"کہ والدۂ محمود قرآن شریف آگے رکھے ہوئے پڑھتی ہیں جب یہ آیت پڑھی ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً

جب اولٰئک پڑھا تو محمود سامنے کھڑا ہوا۔ پھر دوبارہ اولٰئک پڑھا تو بشیر آ کھڑا ہوا پھر شریف آ گیا۔ پھر فرمایا جو پہلے ہے وہ پہلے ہے۔"

(تذکرہ ص۷۹۵)

یہ کشف منکرین خلافت کے اس مکروہ پروپیگنڈا کی جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے پُرزور تردید کر رہا ہے۔۔ کیونکہ اس کشف سے ایک تو تینوں بھائیوں کا ان لوگوں میں سے ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ جن پر اللہ تعالےٰ کا انعام ہوا۔ یعنے وہ منعم علیہ گروہ میں سے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان کی رفاقت اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ بہت اچھے رفیق ہیں۔ اور اس کشف میں خاص طور پر سیدنا محمود کی فضیلت اور بزرگی کا ذکر کیا گیا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ کی شہادت کے مقابلے میں معترضین یا منکرین خلافت کی بدگمانیوں کی متقی انسان کے نزدیک کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی دل سے سچائی کا طالب ہو۔ تو وہ اس کشف سے بآسانی حقیقت کو پا سکتا ہے ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے ؛

بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی اور اس کے خوش کن نتائج

ڈچ گی آنا میں چار سو افراد کا قبول احمدیت ۔ فلپائن میں ۶۱ افراد کا قبول اسلام

سکنڈے نیویا میں نئے مشن کا قیام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ اسلام کے مبلغین کی تعداد بیان فرماتے ہوئے فرمایا ۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے صرف چند ایک مبلغ کام کر رہے ہیں ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مغربی افریقہ ۔ مشرقی افریقہ ۔ انڈونیشیا ۔ بورنیو ۔ سیلون ۔ ماریشس ۔ بلاد عربیہ ۔ امریکہ اور یورپ کے مختلف ممالک مثلاً انگلستان ۔ سوئٹزرلینڈ ۔ جرمنی ۔ ہالینڈ ۔ سپین ۔ سکنڈے نیویا میں کم و بیش

۲۷۳ احمدی مبلغین

فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنے میں مصروف عمل ہیں ۔ یہ صرف بیرونی ممالک کے مبلغین کی تعداد ہے ۔ پاکستان اور بھارت میں جو مبلغین کام کر رہے ہیں ان کی تعداد ان کے علاوہ ہے ۔ اس سے دوست اندازہ لگا سکتے ہیں کہ

چندہ تحریک جدید سے

کتنا وسیع کام ہو رہا ہے ۔

بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی اور اس کے خوش کن نتائج کا ذکر کرتے

ہوئے فرمایا کہ :۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض نئے مشن بھی قائم ہوئے ہیں ۔ بعض ممالک میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے اور بعض ممالک میں نمایاں کامیابی کے روشن امکانات پیدا ہوگئے ہیں ۔ سکنڈے نیویا میں ہمارا مشن قائم ہوا ہے ۔ جنوبی انڈونیشیا ساﺅتھ لینڈ اور بلجیم کانگو میں تبلیغ کے نئے راستے کھلے ہیں ۔ ان ممالک سے آمدہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگ کثرت سے اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں ۔

فلپائن ایک ایسا ملک ہے کہ جہاں سے تلوار کے زور سے اسلام کو نکالا گیا تھا ۔ اب وہاں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں ۔ جن سے امید ہے کہ ہم جلد دلائل اور براہین کے زور سے پھر اس ملک کو اسلام میں داخل کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ہم نے وہاں اپنا ایک مبلغ بھیجنے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن حکومت نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت نے وہاں ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ہمارا مبلغ وہاں نہیں گیا پھر بھی اس وقت **۶۱ طلباء اسلام قبول** کر چکے ہیں ۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

جرمنی سے اطلاع آئی ہے کہ چار اشخاص مسلمان ہو چکے ہیں جن میں ایک پادری بھی شامل ہے ۔ امریکہ میں بھی ایک پادری نے اسلام قبول کیا ہے ۔

سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ ڈچ گی آنا سے ہمارے مبلغ نے پہلے اطلاع دی تھی کہ دو سو اشخاص نے بیعت کر لی ہے ۔ اب اطلاع ملی ہے کہ اس وقت تک چار سو افراد جماعت میں شامل ہو چکے ہیں ۔ الحمد للہ ! (نعرہ ہائے تکبیر)

جنوبی ہندوستان اور جزائر لکا دیپ اور مالادیپ میں اسلام کی ترقی کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں ۔ بھارت سے ایک سکھ رئیس نے اپنی ایک خواب کی بناء پر اسلام قبول کیا ہے ۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدے کے مطابق کہ ہم ایک مرتد کی جگہ مومنوں کو ایک قوم دیں گے ۔ فتنہ منافقین کے بعد ہزاروں ہزار نئے افراد ہمیں دیئے ہیں اور اس طرح اپنی مدد و نصرت کا روشن نشان ظاہر کیا ہے ۔

آپ کے تبلیغ اسلام کے جہاد کے خوش کن نتائج آپ کو اس طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ آپ نہ صرف اپنا وعدہ اس سال کا ہی جلد تر ادا کریں بلکہ یہ بھی کہ آپ اپنے وعدہ سے بڑھا چڑھا کر دکھا دیں کہ تبلیغ کو روپیہ کی ضرورت ہے ۔ اور یہ کام بیرون ممالک میں روپیہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکتا ہے اور ممالک میں نئے مشن کھولنے کے لئے بھی شدید مطالبہ ہو رہا ہے ۔ پس آپ کو اپنی قربانیوں میں شاندار اضافہ کرنا چاہئے ۔ اور وہ احباب جو شامل نہیں ہ

ملک احمد حسن صاحب سابق ایڈیٹر دورِ جدید کی وفات

ملک احمد حسن صاحب سابق ایڈیٹر دور جدید لاہور ڈیڑھ سال کے قریب دل کی مرض میں مبتلا رہ کر ۲۸ اپریل کو وفات پا گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرض شدید تھا ۔ بارہ روز میو ہسپتال میں زیر علاج رہے حالت نازک سے نازک تر ہوگئی ملک صاحب کے حواس تادم آخر قائم رہے ۔ ہمارے لئے یہ بات مشکل تھی کہ اس زیرک انسان کو کیسے سنبھالا دیا جائے ۔ ۲۷ اور ۲۸ اپریل کی شب کو زندگی اور حیات کی کشمکش سے دوچار رہے اور ۲۸ تاریخ کو ۱۲-۳۰ بجے کے قریب اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملے ۔ ملک صاحب علمی ۔ ادبی ۔ اخلاقی اور تاریخی معلومات کا ایک خزینہ تھے ۔ بذلہ سنج سخن فہم شفیق اور مربی تھے اور علمی مجالس کے لائق تھے ۔ علم دوست ۔ مترجم اور مصنف تھے پرانے شعراء کا کلام نوک زبان تھا ۔ شدت مرض کے دوران بھی حوصلہ اور صبر کی تلقین کرتے رہے ۔ نفسیات کا مطالعہ بہت وسیع تھا ۔ اپنے ساتھیوں اور دوسروں کے عیبوں پر پردہ پوشی کی بار بار تلقین کرتے رہتے تھے ۔ فوت ہونے پر ان کی لاش میو ہسپتال سے ان کی رہائش گاہ واقع محمد نگر لائی گئی ۔ تجہیز کے بعد جماعتی طور پر اطلاعات دی گئیں ۔ اور چھ بجے کے قریب چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے باوجود صحت کی خرابی کے نماز جنازہ میں شرکت فرمائی ۔ دیگر احباب جماعت و غیر از جماعت اور دفتر کے افراد اور محلہ کے لوگوں نے بھی کثرت سے جنازہ میں شرکت کی ۔

ملک صاحب مرحوم کو تاریخ اسلام کا بڑا گہرا اور وسیع مطالعہ تھا ۔ اعلیٰ درجہ کے ادیب تھے اور ہر اچھی بات کو خواہ فارسی میں ہو خواہ عربی میں ۔ خواہ انگریزی میں افادہ عام کے لئے اپنی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کرا دیتے تھے ۔ احباب جماعت سے التجا ہے کہ دردِ دل سے ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں ۔

عبدالقدیر ہارون ۶۸/ ای ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد مخدوم محمد ایوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ عرصہ پانچ ماہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں ۔ جملہ احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے ۔ مخدوم الطاف احمد

(۲) والدہ صاحبہ ملک صفدر علی امین آبادی بعارضہ بلڈ پریشر و خرابی جگر بیمار ہیں ۔ مخلصین سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ عبدالرحمن الٰہی پارک ۔ لاہور

(۳) عزیزم سید عبیداللہ شاہ چک جھمرہ کاروباری مشکلات میں مبتلا ہیں اور ان کی بیوی بیمار ہے ۔ احباب جماعت ان کی مشکل کشائی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں

حکیم عبدالرحمن شاہ ۔ ربوہ

(۴) میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہوں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ مبارک احمد غلہ منڈی علی پور ضلع مظفر گڑھ

(۵) میرے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب کی اہلیہ بڑے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے ۔ اور بہت کمزور ہو چکی ہے ۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ نیز چوہدری عطاء اللہ صاحب نے امسال میٹرک امتحان دیا ہے ۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے ۔

عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

(۲) ان کو بھی شامل کرنے کی پوری جدوجہد ہونی چاہئے ۔

اگر آپ کوشش کر کے اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں اور اپنے حلقہ اثر میں بھی یہی کوشش فرمائیں تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور سے زیادہ ثواب کے مستحق ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے ۔ آمین ۔

وکیل المال تحریک جدید

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۵۵۳ میں محمد سعید احمد لون ولد فضل کریم لون پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام ڈاکخانہ دارالسلام ضلع دارالسلام صوبہ ٹانگانیکا ایسٹ افریقہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ... اس وقت ماہوار آمد بصورت تنخواہ ۵۸۳/ شلنگ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد سعید احمد لون موصی
گواہ شد عبدالکریم شرما ضلع مشرقی افریقہ حال وارد ربوہ
گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۴۵۵۴ میں اللہ رکھی زوجہ بابا ثناء اللہ صاحب قوم ... پیشہ امور خانہ داری عمر ۷۰ برس تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ناروواں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حق مہر ۳۲/ روپے اور زیور طلائی ڈنڈیاں وزن ۱½ تولہ جن کی قیمت ۱۶۵/ ہے۔ کل میزان ۱۹۷/ ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا اللہ رکھی
گواہ شد ثناء اللہ بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی کارکن نظارت اصلاح و ارشاد

نمبر ۱۴۵۵۵ میں برکت بی بی زوجہ نور احمد قوم راجپوت کھوکھر پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۲۹/۲/۲۷ ساکن بکھو بھٹی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی (۳) اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ حق مہر یکصد روپیہ ہے۔

الامۃ برکت بی بی۔ نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ نور احمد خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ حسام الدین ولد بابا گاماں قوم راجپوت بھٹی ساکن بکھو بھٹی۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۴۵۵۶ میں حسین بی بی زوجہ مستری اللہ دتہ صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن موسیوالا ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت مکان واقع ڈسکہ جس کی میں ۱/۲ حصہ کی مالک ہوں جس کی اس وقت کل قیمت مبلغ ۱۲۰۰/ روپے ہے اور میرے حصہ کی قیمت مبلغ ۶۰۰/ روپے بنتی ہے۔ میں اس تمام جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا حسین بی بی
گواہ شد: عبدالرحمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موسیوالا

گواہ شد ہدایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۵۵۹ میں فیروزہ بیگم زوجہ مرزا عنایت اللہ بیگ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن کراچی۔ ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی۔ صوبہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری موجودہ جائداد ایک جوڑا کنگن وزنی ۵ تولہ جس کی موجودہ رقم مبلغ ۵۰۰/ روپے بنتے ہیں۔ اس کی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ حق مہر میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بھی میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ فیروزہ بیگم۔ بمقام کراچی لالو کھیت مکان ۴/۳۸۶ والدہ رشید بیگ۔
گواہ شد۔ مرزا مہتاب بیگ ربوہ محلہ الف دارالیمن۔
گواہ شد۔ مرزا عبدالرحمن مولوی فاضل گندہ کوٹ۔ حال ربوہ۔ محلہ دارالیمن

نمبر ۱۴۵۵۸ میں رابعہ بی بی زوجہ مستری محمد حسین صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۰ برس تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن سیال ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حق مہر ڈیڑھ صد روپے ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا رابعہ بی بی
گواہ شد بقلم خود رفیق احمد موضع سیال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ
گواہ شد محمد حسین بٹ خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۵۵۱ میں ملائم خاں ولد چوہدری نور حیدر خاں قوم جٹ سیال پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن سیال ڈاکخانہ بکھو بھٹی براستہ چونڈہ، ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب (پاکستان)، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ موضع بہرام پور تحصیل ... بارانی و موضع جابہ ... بیگہ اراضی بارانی زرخرید ہے جس کی موجودہ قیمت تخمیناً ۱۲۵۰/ روپیہ ہے اور موضع سیال میں ملکیت جدی دس کنال اراضی چاہی ہے۔ اور مکان سکنی قیمتی تخمیناً ۲۰۰/ روپے۔ اور قیمت ملکیت جدی تخمیناً ۲۵۰/ روپے ہے جس کی میزان کل ۱۷۰۰/ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ۲۷/۴ پنشن ملتی ہے۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد ملائم خاں احمدی بقلم خود
گواہ شد۔ محمود احمد بقلم خود معلم حلقہ چونڈہ۔
گواہ شد۔ نور احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بکھو بھٹی بقلم خود۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار کا بی۔اے کا امتحان ۸ مئی سے شروع ہو رہا ہے۔ اور میرے دو بھائی بھی امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ احسن ناصر ربوہ

(۲) میری بچی امۃ الحی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ آمین
حلیمہ بیگم اہلیہ چوہدری خیر دین صاحب مرحوم

قبر کے عذاب سے بچو!
کارڈ آنے پر مفت
عبید اللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

ایک سو پینسٹھ تجارتی اور صنعتی فرموں کے خلاف کارروائی

درآمدی لائسنسوں کی فروخت فریب دہی اور جعلسازی کا الزام

کراچی ۶ مئی۔ وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ ایک سو پینسٹھ تجارتی اور صنعتی فرموں کو امپورٹ ٹریڈ کنٹرول آرڈرز کی خلاف ورزی پر مستقل طور پر یا مختلف عرصوں کے لئے بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے۔

ترجمان نے بتایا کہ حکومت متعلقہ قانون میں ترمیم کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ ایسی فرموں کو نہ صرف بلیک لسٹ کیا جا سکے بلکہ ان پر مقدمہ بھی چلایا جائے۔ ترجمان کے بیان کے مطابق ان فرموں کے خلاف کارروائی درآمدی لائسنسوں کی فروخت۔ جعلی دستاویز اور بل تیار کرنے۔ لائسنس کے علاوہ دوسری غیر منظور شدہ اشیاء درآمد کرنے۔ لائسنس کے لئے ایک ہی فرم کی طرف سے مختلف ناموں پر درخواستیں دینے اور مال درآمد کئے بغیر غیر ملکی زرمبادلہ باہر بھیجنے کے سلسلہ میں کی گئی ہے۔ سب سے زیادہ اور عام جرم امپورٹ لائسنسوں کی فروخت ہے ہوتا یوں ہے کہ جس فرم کے نام لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ وہ اس پر مال درآمد کرنے کی بجائے کسی دوسرے امپورٹر یا فرم کے ہاتھ لائسنس فروخت کر دیتی ہے ایسے افراد اور ادارے عوام کو کوئی فائدہ پہنچائے بغیر خود منافع کما لیتے ہیں اور اس طرح ملک کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ وہ براہ راست صارفین کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

سرکاری ترجمان نے بتایا کہ حکومت اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ متعلقہ قانون میں ترمیم کر دی جائے۔ تاکہ مجرموں کو زور دار قسم کی سزا دی جا سکے۔ اور انہیں نہ صرف بلیک لسٹ کیا جائے بلکہ ان کے خلاف مقدمے بھی چلائے جائیں۔ جہاں تک ایسے واقعات کا تعلق ہے۔ جن میں جعلی دستاویزات تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی فرموں کو نہ صرف بلیک لسٹ کیا جاتا ہے بلکہ ان کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں متعدد مقامات کی تحقیقات جاری ہے

مسٹر سہروردی آج سنگاپور جا رہے ہیں

بنکاک ۶ مئی۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی تھائی لینڈ کے سہ روزہ سرکاری دورے کے بعد آج بذریعہ طیارہ سنگاپور روانہ ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے آپ تھائی لینڈ کی پارلیمنٹ سے خطاب کریں گے۔ اور ایشیا و مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن اور سیٹو کے دفاتر بھی دیکھیں گے سنگاپور میں مسٹر سہروردی کے استقبال کی پرجوش تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

مغربی جرمنی سے روس کا مطالبہ

بون ۶ مئی روس نے حکومت مغربی جرمنی کو ایک اور مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اس یقین دہانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مغربی جرمنی اپنی فوجوں کو ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح نہیں کرے گا اور نہ جرمنی میں مقیم غیر ملکی فوجوں کو ایٹمی ہتھیار رکھنے کی اجازت دے گا

مراسلے میں مزید کہا گیا ہے کہ مغربی جرمنی نے اب تک اس سلسلے میں کوئی واضح اعلان نہیں کیا ہے۔ اس نے صرف یہ کہا ہے کہ ہمارے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں ہیں۔ اور نہ ایٹمی ہتھیاروں سے لیس غیر ملکی فوجوں کو اپنے ملک میں متعین کرنے کی اجازت دی جائیگی۔

مراسلے میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ درحقیقت مغربی جرمنی نے مغربی طاقتوں کو اپنے ملک میں ایٹمی ہتھیار ذخیرہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

یہ مراسلہ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر کو نارڈ کو روسی سفیر نے اس وقت دیا جبکہ وہ بون میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے بات چیت کے لئے جا رہے تھے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل روس نے اس قسم کے ایک مراسلے میں مغربی جرمنی کو دھمکی دی تھی۔ کہ اگر اس نے اپنی فوجوں کو ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح کیا یا ملک میں ایٹمی ہتھیاروں سے لیس غیر ملکی فوج متعین کرنے کی اجازت دی۔ تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے ـــ بیلجیم کے وزیر خارجہ اور نیٹو کے [illegible] سیکرٹری نے مغربی جرمنی کے نام روس کے تازہ ترین مراسلے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ جلد ہی نیٹو کے دفاعی ملکوں کو ایٹمی ہتھیار دیئے جائیں گے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

دیکھو تو جو اعتراضات غیر احمدی احمدیت پر کرتے ہیں وہی پیغامی کرتے ہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر موقع پر ان مسائل کی صحیح توجیہہ ساتھ ساتھ کر دی تھی۔ مگر جب تحقیقاتی عدالت میں آپ نے وہی توجیہات پیش کیں تو بجائے شرمندہ ہونے کے شور ڈال دیا کہ عقاید میں تبدیلی کر لی ہے۔ یہ معترضین کا ساوہی وطیرہ ہے جو یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اختیار کیا تھا اور کہا تھا کہ الاٰن جئت بالحق۔ گویا پہلے تو نعوذ باللہ آپ جھوٹ بول رہے تھے اور اب آپ نے عقیدہ میں تبدیلی کر لی تھی۔ حالانکہ وہ پہلے بھی اچھی طرح سمجھتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا فرما رہے ہیں۔ لیکن جان بوجھ کر بھولے بنے رہے۔ لیکن جب کھول کر بات سامنے رکھی گئی اور کوئی جائے مفر نہ رہی۔ تو بجائے شرمندہ ہونے کے کہنے لگے الاٰن جئت بالحق یعنی اب تو نے سچی بات کی ہے۔

الغرض اختلاف عقائد ایک ڈھونگ تھا۔ جو اپنا الگ اڈہ قائم کرنے کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے رچایا گیا۔ ورنہ سیدھی بات ہے کہ جب مسیح موعود علیہ السلام نے کسی نبوت کا دعوت کیا ہی نہیں تو یہ جھگڑا ہی کس طرح اٹھایا جا سکتا تھا۔ اسلئے تمہارا یہ تو حق ہے کہ تم نبوت کی جو چاہو تشریح کرو مگر یہ حق نہیں کہ سرے سے نبوت کے دعوے ہی سے انکار کر دو یہ دھوکا ہے یہ زیب ہے۔ جو تم دنیا کو دینا چاہتے۔

شام کے چار شہروں میں ضمنی انتخابات شروع ہو گئے

کمیونسٹ نواز بعث سوشلسٹ پارٹی کے خلاف متحدہ محاذ کا قیام

دمشق ۶ مئی۔ شام کے چار شہروں میں کل ضمنی انتخابات شروع ہو گئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندہ مقیم دمشق نے کہا ہے کہ یہ انتخابات اس لحاظ سے اہم ہیں کہ ان کے نتائج سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ مشرق وسطیٰ کے اس حصہ میں سیاسی حالات کا رخ کس طرف ہے۔

پولنگ شروع ہونے سے قبل اور اس کے دوران بائیں بازو اور دائیں بازو کے حامیوں نے ایک دوسرے پر خوب الزامات لگائے۔ بائیں بازو والوں نے دائیں بازو والوں پر یہ الزام لگایا کہ انہوں نے ووٹروں کو مرعوب کرنے کے لئے اردن سے جفاکش نوجوانوں کو درآمد کیا ہے۔ بائیں بازو والوں نے دائیں بازو والوں پر یہ جوابی الزام لگایا کہ چونکہ اس وقت شام کی عنان حکومت ان کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے انہوں نے انتخابی فہرست کی تیاری کے وقت چالاکی سے کام لے کر ایسے ووٹروں کو حق رائے دہندگی سے محروم کر دیا جو موجودہ کمیونسٹ نواز حکومت کے خلاف تھے۔

امریکہ لیبیا کو اقتصادی امداد دیگا

طرابلس ۶ مئی۔ آج یہاں صدر آئزن ہاور کے خاص نمائندے مسٹر رچرڈز اور وزیر اعظم لیبیا نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ لیبیا میں کئی ترقیاتی پروگرام شروع کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اور اب اس سلسلے میں فوری اقدامات کئے جائیں گے۔ مسٹر رچرڈز مشرق وسطیٰ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے منصوبے کی وضاحت کے لئے آج ہی اسرائیل سے طرابلس پہنچے تھے۔ اس سے قبل آپ نے تونس میں وزیر اعظم تونس مسٹر حبیب بورقیبہ سے بھی اس سلسلے میں بات چیت کی تھی۔ مسٹر رچرڈز اب مراکش جائیں گے۔ وہاں کے بعد وہ واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔

درخواست دعا

مکرم منشی سبحان علی صاحب کاتب روزنامہ الفضل سینے پر ایک پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴